

آئینہ مودودی



تصنیف

مفتی محمد امجد علی

حضور مفسر اعظم پاکستان، شمس المصنفین، فیض ملت، پیر کامل

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی

مدظلہ العالی

محمد فیض احمد اویسی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و كفى و الصلوة والسلام على عباده الذين اصطفى وآله المجتبیٰ و اصحابه

البرر التقی و المنقی

اما بعد! فقیر اویسی نے ”آئینہ شیعہ نما“ کتابچہ حوالہ جات مع صفحات نقل کر کے اہل اسلام سے استدعا کی کہ اس مذہب کے ان حوالہ جات کو پڑھ کر انصاف فرمائیں کہ یہ فرقہ اسلام میں کس قدر قابل قبول ہے۔ الحمد للہ اس کتاب سے اہل اسلام نے یقین کر دیا کہ یہ فرقہ اسلام کا سیاہ داغ ہے بلکہ بدنما سخت قسم کا دھبہ۔ اب اس کے بعد ہمیں اس نئے فرقے کی نشاندہی کرنی ہے جس کا لباس اسلامی ہے لیکن اوڑھنا غیر اسلامی۔ جس کا بانی ہمارے ملک میں ہے لیکن اس کی جڑیں امریکہ اور نجد میں ہیں۔ اس کی تحریریں بظاہر میٹھی مگر درحقیقت زہر قاتل ہیں۔ اس کے ماننے والے بظاہر مٹھی بھر ہیں لیکن اس کے مذاہب غیر ملکی و غیر اسلامی ہے۔ جس کی تحریریں بتاتی ہیں کہ ان کا دعویٰ اسلامی ہے۔ لیکن قواعد و ضوابط غیر اسلامی۔ تفصیلی گفتگو تو ہم نے ایک ضخیم کتاب میں کی ہے۔ یہاں نمونے کے طور پر چند حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں۔ تاکہ منصف مزاج حقیقت تک پہنچ سکیں۔

وما توفیقی الا باللہ

برادران اسلام! یاد رہے کہ ہمیں جماعت اسلامی یا اس کے مقلد اور امیر ابوعلی مولانا مودودی سے کوئی ذاتی عداوت و عداوت نہیں۔ ہماری دوستی اور دشمنی کا معیار صرف اور صرف **الحب لله و البغض لله** کے اصول پر مبنی ہے۔ ہم کسی پر الزام تراشی گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں۔ اظہار حقیقت اور عوام کی بھلائی مقصود ہے تاکہ حقیقت حال اور امر واقعہ کسی سے مخفی نہ رہے اور ہر شخص کا ایمان و عقیدہ محفوظ رہ سکے۔

جناب **مودودی** کے نظریات و افکار اور ان کے عقائد ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ ہر ملک فکر کے علماء نے ان نظریات و معتقدات کی مذمت کی ہے اور کر رہے ہیں۔ مودودی صاحب کے بے باک قلم اور گستاخانہ تحریروں نے ایک مومن سے لے کر اولیاء کرام اور صحابہ کبار اہل بیت اطہار، انبیاء عظام حتیٰ کہ سید الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر ایسے ایسے رکیک جملے کہے ہیں کہ جس کی جسارت ماضی میں کسی بھی دردیدہ ذہن نے نہ کی ہوگی۔

مودودی صاحب کی کتب کی مختصر عبارات بلا تبصرہ ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔ تاکہ ناظرین خود فیصلہ کریں کہ اس قسم کے عقائد و نظریات کا حامل مسلمانوں کی جماعت کا اہل ہو سکتا ہے یقیناً جواب نفی میں ہوگا۔ تو عوام کو چاہیے کہ ایسے گستاخوں سے بچیں اور ایسے علماء کا ساتھ رکھیں جو عقائد و نظریات کے اعتبار سے صحیح ہوں جن کے قلوب محبت مصطفیٰ ﷺ سے لبریز ہوں۔

بمصطفیٰ بریساں خویش کہ دین ہمہ ادست
گریہ اور نہ رسیدی تمام بولہب است

﴿نوح علیہ السلام میں جذبہ جاہلیت تھا﴾

لیکن جب اللہ تعالیٰ نے انہیں متنبہ فرمایا کہ جس بیٹے نے حق چھوڑ کر باطل کا ساتھ دیا اس کو محض اس لئے اپنا سمجھنا کہ وہ تمہاری صلب سے پیدا ہوا ہے۔ محض ایک جاہلیت کا جذبہ ہے۔

(تفہیم القرآن، ص ۳۴۴، جلد ۲، ۶۴ء)

﴿موسیٰ علیہ السلام ملنگ ہیں﴾

یہ کیا بات ہوئی کہ ایک ملنگ ہاتھ میں لٹھی لئے کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں رب العالمین کا رسول ہوں۔

(ترجمان القرآن، ص ۳۴۴، ۶۵ء)

﴿یونس علیہ السلام سے فریضہ رسالت میں کوتاہی ہوئی﴾

تاہم قرآن کے ارشادات اور صحیفہ یونس کی تفصیلات پر غور کرنے سے اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یونس کے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہو گئیں ہیں۔

(تفہیم القرآن، سورہ یونس، جلد ۲، حاشیہ ص ۳۱۲)

﴿ہر شخص خدا کا بندہ ہے جس طرح ایک نبی اسی طرح شیطان

رجیم بھی﴾

ہر شخص خدا کا عبد ہے مومن بھی اور کافر بھی۔ جس طرح ایک نبی اسی طرح شیطان رجیم بھی۔

﴿موسیٰ علیہ السلام کا گناہ﴾

بنی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا۔

(رسائل و مسائل، ص ۳۱، مطبوعہ بار دوم ۱۹۵۴ء)

﴿نبی ہر وقت بلند ترین معیار پر قائم نہیں رہتا﴾

انبیاء بھی انسان ہوتے ہیں اور کوئی انسان بھی اس پر قادر نہیں ہو سکتا کہ ہر وقت اس بلند ترین معیار پر قائم رہے جو مومن کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔ بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ اشرف انسان بھی تھوڑی دیر کیلئے اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے۔

(ترجمان القرآن، ص ۳۴، جون ۱۹۴۶ء)

﴿انبیاء کے فیصلے غلط ہوتے تھے﴾

انبیاء کرام علیہ السلام رائے اور فیصلے کی غلطی بھی کرتے تھے اور بیمار بھی ہوتے تھے۔ آزمائشوں میں بھی ڈالے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ قصور بھی ان سے ہوتے تھے اور انہیں سزا بھی دی جاتی تھی۔

(ترجمان القرآن، ص ۱۵۸، مئی ۱۹۵۵ء)

﴿نبی ان پڑھ چرواہا﴾

یہ قانون جو ریگستان کے اُن پڑھ چرواہے نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔

(پردہ ص ۱۵۰)

﴿انبیاء کو نفسِ شریک کے خطرے پیش آئے﴾

اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفسِ شریک کی رہزنی کے خطرے پیش آئے۔

(تفہم القرآن، ص ۱۶۱، جلد اطبع پنجم)

﴿شیطان کا سدّ باب انبیاء بھی نہیں کر سکے﴾

شیطان کی شرارتوں کا ایسا سدّ باب کہ اسے کسی طرح گھس آنے کا موقع نہ ملے انبیاء علیہ السلام بھی نہ کر سکے تو ہم کیا چیز ہیں کہ اس میں پوری طرح کامیاب ہونے کا دعویٰ کر سکیں۔

(ترجمان القرآن، ص ۵۷، جون ۱۹۴۶ء)

﴿نبی کریم ﷺ کچھ نہیں جانتے تھے﴾

آپ کا یہ حال تھا کہ جب تک وحی نے رہنمائی نہ کی آپ ﷺ ٹھٹھکے کھڑے تھے اور کچھ نہیں جانتے تھے کہ راستہ کدھر ہے۔

(ترجمان القرآن، جلد ۳۹ عدد ۱)

﴿حضور ﷺ کو ایمان کا حل معلوم نہ تھا﴾

تم کچھ نہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے؟

(رسائل و مسائل ص ۲۶)

﴿حضور ﷺ کا اندیشہ صحیح نہ تھا﴾

حضور ﷺ کو اپنے زمانے میں اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور ﷺ کا اندیشہ صحیح نہ تھا۔

(ترجمان القرآن فروری ۱۹۲۶ء)

﴿محمد اسلامی تحریک کا لیڈر﴾

اسلامی تحریک کے تمام لیڈروں میں محمد ﷺ ہی وہ تھا لیڈر ہیں۔

(اسلامی حکومت کس طرح قائم ہوتی ہے ص ۲۳)

﴿محمد خدا کا ایلچی﴾

محمد ﷺ وہ ایلچی ہیں جن کے ذریعے خدا نے اپنا قانون بھیجا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اطراف کے ممالک کو اپنے اصول و مسلک کی طرف دعوت دی مگر اس کا انتظار نہ کیا کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں۔ بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔ آنحضرت کے بعد حضرت ابو بکر پارٹی کے لیڈر ہوئے تو انہوں نے روم اور ایران دونوں کی غیر اسلامی حکومت پر حملہ کیا۔ اور حضرت عمر نے اس حملہ کو کامیابی کے آخری مرحلے تک پہنچایا۔

﴿علم نبی نبوت سے پہلے عام انسانی علوم کی طرح ہوتا ہے﴾

انبیاء علیہ السلام وحی آنے سے جو علم رکھتے تھے اس کی نوعیت عام انسانی علوم سے کچھ مختلف نہ تھی۔ ان کے پاس نزول وحی سے پہلے کوئی ایسا ذریعہ علم نہ ہوتا تھا جو دوسرے لوگوں کو حاصل نہ ہو۔

(رسائل و مسائل ص ۲۶ ج ۱)

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شرک کا ارتکاب﴾

جب ابراہیم علیہ السلام نے تارے کو دیکھ کر کہا کہ یہ میرا رب ہے اور جب چاند سورج کو دیکھ کر انہیں اپنا رب کہا وہ اس وقت عارضی طور پر بھی شرک میں مبتلا نہ ہو گئے تھے؟

(تفہیم القرآن نومبر، ص ۵۵۸)

﴿افعال صحابہ ہمارے لئے مرجع و رہبر نہیں﴾

کسی مقام پر بھی صحابہ کے انفرادی افعال اور اعمال کو ہمارے لئے مستقل اُسوہ اور مرجع قرار نہیں دیا گیا۔

(ترجمان القرآن نومبر ۶۳ء)

﴿صحابی کا قول و فعل حجت شرعی نہیں﴾

یہ روایت بالعموم اس طرح بیان کی جاتی ہے۔ میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں۔ ان میں جس کی بھی اقتداء کرو گے راستہ پاؤ گے۔ اگرچہ اصول فقہ کی کتابوں میں اس کا جابجا ذکر کیا جاتا ہے لیکن میرے علم میں کوئی ایک صوفی یا فقہی بھی ایسا نہیں ہے جس نے اس روایت سے صحابی کے قول و فعل کو مطلقاً حجت ثابت کرنے کی کوشش کی ہو۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

(ترجمان القرآن، نومبر ۶۳ء)

﴿رسول کے سوا کوئی معیار حق نہیں﴾

رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائے کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے۔

(دستور جماعت اسلامی، ص ۱۴)

﴿اس امت میں کوئی مجدد کامل نہیں ہوا﴾

تاریخ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اب تک کوئی مجددِ کامل پیدا نہیں ہوا ہے۔ قریب تھا کہ اس منصب پر فائز ہوتے مگر وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

(تجدید و احیاء دین، ص ۴۹)

﴿عام صحابہ عہد نبوی میں بھی مسلمان نہ تھے﴾

حقیقت یہ ہے کہ عامی لوگ نہ کبھی عہد نبوی میں معیاری مسلمان تھے اور نہ اس کے بعد کبھی ان کو معیاری مسلمان ہونے کا فخر حاصل ہوا۔

(تفہیمات ص ۳۰۹، ج ۱)

﴿مترجم قرآن کریم روح قرآن سے خالی ہیں﴾

ترجمے کو پڑھتے وقت تو بسا اوقات آدمی یہ سوچتا رہ جاتا ہے کہ کیا واقعی یہی وہ کتاب ہے جس کی نظیر لانے کیلئے دنیا بھر کو چیلنج دیا گیا تھا۔

(تفہیم القرآن، ص ۷، ج ۱)

﴿قرآن کیلئے کسی تفسیر کی ضرورت نہیں﴾

قرآن کیلئے کسی تفسیر کی حاجت نہیں۔ ایک اعلیٰ درجہ کا پروفیسر کافی ہے جس نے قرآن کا بظرف غائر مطالعہ کیا ہو اور جو طرزِ جدید پر قرآن پڑھانے اور سمجھانے کی اہلیت رکھتا ہے۔

(تنقیحات، ص ۳۴۲)

﴿قرآنی تعلیم تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں ہونی چاہیے﴾

قرآن اور سنتِ رسول کی تعلیم سب پر مقدم ہے مگر تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں ان کے پڑھانے والے ایسے ہونے چاہئیں جو قرآن و سنت کے مغز کو پا چکے ہوں۔

(تنقیحات، ص ۱۳۳ اور ترجمان القرآن ۱۹۳۹ء)

﴿سجدہ ملائکہ سے تسخیر ملائکہ مراد ہے﴾

فسبحدو الا ابلیس کی تفسیر میں سجدہ ملائکہ سے دنیا کی آئندہ زندگی میں نوح انسان کیلئے فرشتوں کا مسخر ہونا مراد لیا ہے۔

(تفہیم القرآن ص ۶۵)

﴿نبی اسرائیل پر رفع طور محض ایک کیفیت تھی﴾

ورفعنا فوقکم الطور کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ”پہاڑ کے دامن میں بیٹاق لیتے وقت ایسی خوفناک صورتحال پیدا کر دی تھی کہ ان کو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا پہاڑ ان پر آگرے گا۔“

(تفہیم القرآن، ص ۸۳)

﴿حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھایا جانا قرآن سے ثابت

نہیں﴾

ماقتلوہ کی تفسیر بیان کرتے ہیں۔ یہ سوال کہ اُٹھانے کی کیفیت کیا تھی تو اس کے متعلق قرآن میں کوئی تفصیل نہیں بتائی گئی اس لئے قرآن کی بنیاد پر نہ تو ان میں سے کسی ایک پہلو کی قطعی نفی کی جاسکتی ہے اور نہ اثبات۔

(تفہیم القرآن ص ۴۲۰، ج ۱)

﴿احادیث سے علم یقینی حاصل نہیں ہو سکتا﴾

احادیث پر ایسی کسی چیز کی بناء نہیں رکھی جاسکتی جسے مدار کفر و ایمان قرار دیا جائے احادیث چند انسانوں سے چند انسانوں تک پہنچ آئی ہیں۔ جن سے حد سے حد اگر کوئی چیز حاصل ہوتی ہے تو وہ گمانِ صحت ہے نہ علم الیقین۔

(ترجمان القرآن مارچ تا جون ۱۹۴۵)

WWW.NAFSEISLAM.COM

﴿جو سند کے اعتبار سے صحیح ہو اسے حدیثِ رسول ماننا ضروری

نہیں ہے﴾

آپ کے نزدیک ہر اس روایت رسول مان لینا ضروری ہے جسے محدثین سند کے اعتبار سے صحیح قرار دیں۔ لیکن ہم سند کی صحت و حدیث کی صحت کی لازمی دلیل نہیں سمجھتے ہمارے نزدیک سند کسی حدیث کی صحت معلوم کرنے کا واحد ذریعہ نہیں اس کے ساتھ ہم یہ بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ متن پر غور کیا جائے۔

(رسائل و مسائل ص ۲۶۰)

﴿بخاری شریف کی احادیث جوں کی توں ہمارے لئے قبول نہیں ہیں﴾

یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے کہ بخاری میں جتنی احادیث درج ہیں ان کے مضامین کو بھی جوں کا توں بلا تنقید قبول کرنا چاہیے۔ کسی روایت کی سنداً صحیح ہونے سے یہ لازمی نہیں آتا کہ اس کا نفسِ مضمون بھی ہر لحاظ سے صحیح اور جوں کا توں قابلِ قبول ہو۔

(ترجمان القرآن اکتوبر، نومبر ۱۹۵۲ء، ص ۱۱۷)

﴿احادیث اور راویان۔ احادیث پر کلیتہً اعتماد نہیں کیا جاسکتا﴾

کلیہً ان پر اعتماد کرنا کہاں درست ہے۔ بہر حال تھے تو انسان ہی۔ انسانی علم کی جو حدیں فطرۃً اللہ نے مقرر کر رکھی ہیں ان سے آگے تو وہ نہیں جاسکتے۔ انسانی کاموں میں جو نقص فطری طور پر رہ جاتا ہے اس سے تو وہ کام محفوظ نہ تھے۔

(تفہیمات ص ۳۱۹، ج ۱)

﴿اسماء الرجال میں غلطی کا امکان ہے﴾

ان میں کوئی چیز ہے جس میں غلطی کا امکان نہ ہو۔

(تفہیمات ص ۲۹۳، ج ۱)

اسناد جرح و تعدیل کے علم کو کلیہً صحیح نہیں سمجھا جاسکتا۔

(تفہیمات ص ۲۹۳، ج ۱)

﴿حج نہ کرنے والا مسلمان نہیں﴾

پھر بھی حج کا ارادہ تک ان کے دل میں نہیں گزرتا وہ قطعاً مسلمان نہیں ہیں۔ جھوٹ کہتے ہیں۔ اگر اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور وہ قرآن سے جاہل ہے جو انہیں مسلمان سمجھتا ہے۔

(خطبات ص ۳۱۸)

﴿بے نمازی مسلمان نہیں﴾

نماز نہ پڑھ کر اور زکوٰۃ نہ دے کر بھی یہ مسلمان رہتے ہیں مگر قرآن صاف الفاظ میں تردید کرتا ہے۔ قرآن کی رو سے کلمہ کا اقرار بے معنی ہے۔ اگر آدمی اس کے ثبوت میں نماز اور زکوٰۃ کا پابند نہ ہوں۔

(خطبات ص ۲۳۲)

﴿ زکوٰۃ کے بغیر نماز روزہ اور ایمان کی شہادت سب بیکار ہے ﴾

اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کے بغیر روزہ اور ایمان کی شہادت سب بیکار ہیں۔ کسی چیز کا بھی اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔

(خطبات، ص ۱۲۷)

﴿ علماء، مشائخ اسلام کی حقیقت سے ناواقف ہیں ﴾

خواہ ان پڑھ عوام ہوں یا دستار بند علماء یا خرقہ پوش مشائخ یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کے تعلیم یافتہ حضرات ان سب کے خیالات اور طور طریقے ایک دوسرے سے ذرا مختلف ہیں مگر اسلام کی حقیقت اور اس کی روح سے ناواقف ہونے میں سب یکساں ہیں۔

(تہذیبات، ص ۳۶، ج ۱)

﴿ علماء دین و مفتیان شرع متین گم کردہ راہ ہیں ﴾

سیاسی لیڈرز ہوں یا علماء دین و مفتیان شرع متین دونوں قسم کے رہنما اپنے نظریہ اور اپنی پالیسی کے لحاظ سے یکساں گم کردہ راہ ہیں دونوں راہ حق سے ہٹ کر تارکیوں میں بھٹک رہے ہیں۔

(سیاسی کشمکش، ص ۷۷، ج ۱)

﴿ بزرگوں کے طور طریقوں سے اجتناب کرائیں جیسے مرض ذیابیطس ﴾

﴿ کو شکر سے ﴾

اب مجھ دین کیلئے کوئی کام کرتا ہو اس کیلئے لازم ہے کہ متصوفین کی زبان اور اصطلاحات سے، رموز و اشارات سے، لباس و اطوار سے، پیری مریدی سے اور ہر اس چیز سے جو اس طریقے کی یاد تازہ کرنے والی ہو، مسلمان کو اس طرح پرہیز کروائیں جس طرح ذیابیطس کے مریض کو شکر سے پرہیز کروایا جاسکتا ہے۔

(تجدید و احیائے دین، ص ۱۱۹ تا ۱۲۲)

﴿ تصوف بیماری ہے ﴾

پہلی چیز جو مجھ کو حضرت مجددِ اَلْفِ ثانی کے وقت سے شاہ صاحب اور ان کے خلفاء تک کے تجدیدی کاموں میں کھلتی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے تصوف کے بارے میں مسلمانوں کی بیماری کا پورا اندازہ نہیں لگایا

اور دانستہ ان کو پھر وہی غذا دے دی جس سے مکمل پرہیز کرانے کی ضرورت تھی

(تجدید و احیاء دین ص ۱۱۲)

﴿فاتحہ زیارت و عرس پوجا پاٹ﴾

ایک طرف مشرکانہ پوجا پاٹ کی جگہ فاتحہ، زیارت، نیاز، نذر، عرس، صندل، چڑھاوے، نشانِ علم تعزیے اور اسی قسم کے دوسرے مذہبی اعمال کی ایک نئی شریعت تصنیف کر لی گئی۔

(تجدید و احیاء دین ص ۱۹، ۲۰)

﴿یوم ولادت و وفات منانا، بزرگوں کی کرامت توسل و استمداد مشرکانہ﴾

﴿اعمال ہیں﴾

دوسری طرف بغیر کسی ثبوتِ علمی کے ان بزرگوں کی ولادت، وفات، ظہور، کشف، کرامت، خوارق، اختیارات و تصرفات اور اللہ کے ہاں ان کے تقرب کی کیفیت کے متعلق ایک پوری میتھالوجی تیار ہو گئی۔ جو بُت پرست مشرکین کی میتھالوجی سے ہر طرح لگا کھا سکتی ہیں (مطابقت رکھ سکتی ہے)۔ تیسری طرف توسل اور استمدادِ روحانی اور کتابِ فیض وغیرہ کے خوشنما پردوں اور وہ تمام معاملات جو اللہ اور بندوں کے درمیان ہیں، ان بزرگوں سے متعلق ہو گئے۔

(تجدید و احیاء دین، ص ۱۹، ۲۰)

﴿موجودہ معاشرہ میں حدود کا نفاذ ظلم ہے﴾

جہاں معیارِ اخلاق اتنا پست ہو کہ ناجائز تعلقات کو کچھ معیوب نہ سمجھا جاتا ہو ایسی جگہ زنا کی شرعی حد جاری کرنا بلا شبہ ظلم ہوگا۔

(تہذبات، ص ۲۸۱)

جہاں اسلامی نظامِ معیشت نہ ہوں، وہاں چور کے ہاتھ کا ثناء ہر ظلم ہے۔

﴿کنز الدقائق۔ ہدایہ اور عالمگیری کے مصنفین کے دامن ہیں﴾

قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ دینی پیشواؤں سے جواب طلبی فرمائے گا تم نے قرآن کے سوا فقہ کے احکام کی تعمیل پر لوگوں کو کیوں مجبور کیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تنگ آ کر سرے سے دین چھوڑنے پہ آمادہ ہو گئے اور تم

نے ان کے واسطے احکام دین میں تغیر و تبدل کر کے ان کو آسان کیونہ بنایا؟ تو امید نہیں کہ کسی عالم دین کو کنز الدقائق اور پدایہ اور عالمگیری کے مصنفین کے دامنوں میں پناہ مل سکے گی۔

(حقوق الزوجین۔ ص ۷۲)

﴿اسلامی اصول اور فقہ کی پرانی کتابیں پڑھانا بالکل بے سود ہیں﴾

جدید کتابیں لکھنا ضروری ہیں کیونکہ قدیم کتابیں اب درس و تدریس کے لئے کارآمد نہیں ہیں۔ اگر باب اجتہاد کیلئے تو بلاشبہ ان میں اچھا مواد مل سکتا ہے مگر ان کا جوں کا توں لے کر موجودہ زمانے کے طلباء کو پڑھانا بے سود ہے۔

(تحقیقات، ص ۳۳۳)

﴿پرانی اسلامی محققین اور مفکرین کا سرمایہ بیکار ہے﴾

اسلام میں ایک نشاۃ جدید کی ضرورت ہے۔ پرانے اسلامی مقلدین و محققین کا سرمایہ اب کام نہیں دے سکتا۔

(تہمات ص ۱۶)

مزید تفصیل فقیر کی کتاب ”آئینہ مودودیت“ میں دیکھو۔ ویسے تو فقیر مودودی کے عقائد کے بارے میں بہت کچھ لکھ سکتا ہے۔ مگر سمجھدار کیلئے اتنا ہی کافی ہے اور نا سمجھ کیلئے حوالوں کے ڈھیر بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

الفقیر القادری ابوالصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور پاکستان

○.....○.....○

○